اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قیمت سالانہ ...

نمبر ۶۵ | مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۲ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ رجب ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۶ نومبر ایک ضروری کام کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے ؛

ابو عبید اللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اب مستقل طور پر قادیان ہجرت کر کے آ گئے ہیں۔ بیرونجات کے احباب آئندہ قادیان کے پتہ پر ان سے خط و کتابت فرمائیں ؛

جامعہ احمدیہ کا تبلیغی وفد ۲۶ نومبر کو روانہ ہوا۔ مولوی ارجمند خان صاحب بطور گیمز انچارج اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری تبلیغی انچارج کے طور پر ہمراہ ہیں ؛

۲۵ نومبر کا ہنوان ضلع گورداسپور میں غیر احمدیوں سے ایک کامیاب مناظرہ ہوا۔

مسز ہدایت اللہ صادق صاحبہ کی ایک عزیزہ بہن جن کا نام مس سنگ ہے

غیر احمدی معززین کے پتے درکار ہیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر سال غیر احمدی احباب کو دفتر ہذا کی طرف سے دعوتی خطوط بھیجے جاتے ہیں۔ جن کا بھجوانا از حد مفید پڑتا ہے۔ اس لئے میں بذریعہ اعلان جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے زیر تبلیغ غیر احمدی معززین کے پتے مجھے بہت جلد ارسال فرمائیں تاکہ ان کے نام دعوتی خطوط بھجوائے جائیں ؛

ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۳۲ء

اس سال سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء کو منعقد ہو گا۔ احباب کو چاہیئے کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ہر قسم کی روکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے یہاں ضرور پہنچ جائیں ؛

پروگرام اندر دیکھئے ؛

جماعت احمدیہ کے شعرا توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ پر جو احباب نظم پڑھنا چاہیں۔ وہ اپنے ناموں سے ۱۵ دسمبر تک مجھے اطلاع دے دیں۔ تاکہ پروگرام میں ان کا وقت رکھا جا سکے۔ پنجابی شاعروں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس نظم کا انتخاب کیا جا سکے۔ یا جو دوست اپنی ذاتی نظم پڑھنا چاہیں۔ اس سے بھی مجھے اطلاع دیں۔ اور اپنی نظم کا نسخہ بھی مجھے بھیج دیں ؛

ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان

ولایت سے تشریف لائی ہیں۔ وہ ان کے ہاں ہی مقیم ہیں ؛

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت ۱۹۳۲ء

۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء

اجلاس اول

وقت	مضمون	لیکچرار
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰ " " ۱۰½ "	افتتاحی تقریر	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱۰½ " " ۱۱ "	خطبۂ استقبالیہ	جناب ناظر صاحب ضیافت
۱۱ " " ۱۲ "	ہستی باری تعالیٰ	جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۲ " " ۱ "	خلافت	جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل۔ مبلغ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

اجلاس دوم

وقت	مضمون	لیکچرار
۲ بجے سے ۳½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۳½ " " ۴½ "	اسلام اور بالشویزم	جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر ریویو انگریزی
۴½ " " ۵½ "	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام	جناب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ
۵½ " " ۶½ "	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں	جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق

۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء

اجلاس اول

وقت	مضمون	لیکچرار
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک	دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ	جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور"
۱۱ " " ۱۲ "	فلسفۂ احکام شریعت اسلامیہ	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ
۱۲ " " ۱ "	اجرائے نبوت	جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

اجلاس دوم

۳ بجے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی

۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء

اجلاس اول

وقت	مضمون	لیکچرار
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰ " " ۱۱ "	تہذیب و تمدن	جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ
۱۱ " " ۱۲ "	وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام	جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ شام و فلسطین
۱۲ " " ۱ "	عقائد احمدیت پر بعض ضروری اعتراضات کے جوابات	ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ احمدیہ

اجلاس دوم

۲ بجے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت ۱۹۳۲ء

۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء

پہلا دن

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک	"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا" کس حیرت انگیز طریق سے پورا ہوا۔	محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ پرائیویٹ سٹوڈنٹ بی۔ اے۔ بنت جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری۔ فاضل۔ بی۔ اے۔
۱۱½ بجے سے ۱۲½ بجے تک	اسلام میں مستورات کی شجاعت	محترمہ محمدی بیگم صاحبہ پرائیویٹ سٹوڈنٹ مولوی فاضل بنت منشی شادی خاں صاحب مرحوم۔
۱۲½ بجے سے ۱½ بجے تک	نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات	محترمہ فاطمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
۱½ " " ۲½ "	احمدیت کی ترقی کا راز	محترمہ زبیدہ صاحبہ اہلیہ جناب محمد نواز خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ سیالکوٹ

۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء

دوسرا دن

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ " " ۱۱ "	تقریر محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت جناب حافظ عبدالعلی صاحب وکیل سرگودھا۔	
۱۱ " " ۱ "	تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔	
۱ " " ۲ "	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۲ " " ۳ "	طبقہ نسواں میں بدعات و رسومات اور انکے نتائج	جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔

۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء

تیسرا دن

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ " " ۱۱½ "	احمدی خواتین کا فرض منصبی	محترمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم
۱۱½ " " ۱۲½ "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے بعض مشہور اعتراضات اور ان کے جوابات	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۱۲½ " " ۱½ "	تربیت اطفال میں عورت کی ذمہ داری	محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ اہلیہ جناب سید عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ سیالکوٹ

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کیلئے فراہمیٔ چندہ کی فوری ضرورت

جماعت کے مخلصین سے مالی قربانی کا مطالبہ

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد ۔ خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

مبارک ایام

وُہ مبارک اور رُوح پرور ایام۔ اور وُہ یُمن اور سعادت سے لبریز گھڑیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے رُوحانی ارتقاء۔ اور ایمانی ازدیاد کے لیے اللہ تعالےٰ کے خاص منشاء کے ماتحت مقرر فرمائی تھیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت قریب آگئیں ؛

اس نہایت ہی مبارک موقع پر ہر احمدی کے دل میں یہ ولولہ پایا جاتا ہے۔ کہ وُہ دیارِ محبوب کی زیارت اور اس مقدس مقام کی دید کے لئے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک اولوالعزم رسُول کا تخت گاہ بنایا۔ اور جس میں وُہ عظیم الشان فرستادہ مبعوث فرمایا جسے سرورِ انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی اللہ کہا۔ پہونچے۔ اور اُن رُوحانی اور جماعتی فیوض وبرکات سے مستفیض ہو جو اس اجتماع کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور مقدر ہیں ؛

خوش نصیب انسان

بے شک وُہ نہایت ہی خوش قسمت انسان ہیں۔ جو یہ اشتیاق اور ولولہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ لیکن ان سے بھی زیادہ خوش نصیب وُہ انسان ہیں۔ جو تمام قسم کی روکاوٹوں کو دُور کرتے ہُوئے اس اجتماع میں شامل ہوکر اللہ تعالےٰ کی رضا اور اُس کی خوشنودی کا خلعت حاصل کرتے ہیں۔ دُنیا اس حقیقت سے آگاہ ہو۔ یا نہ۔ لیکن یہ ایک واقعیّت ہے۔ کہ بعض ایسے مقامات ہوتے ہیں۔ جو گو بادی النظر میں نہایت معمولی اور غیر اہم ہوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے حضور وُہ اس وجہ سے بہت بلند درجہ رکھتے ہیں۔ کہ ان میں خدا کا کوئی محبوب پیدا ہوُا۔ وُہ انسان پیدا ہوُا۔ جو اللہ تعالےٰ سے ہم کلام ہوُا۔ وُہ فرستادہ پیدا ہوُا۔ جو گمراہ اور بھولی بھٹکی مخلوق کے لئے آفتاب ہدایت بن کر چمکا ؛

کوہِ طور ایک معمولی پہاڑ تھا۔ بیت المقدس دیگر مقامات کی طرح ایک مقام تھا۔ کہ عام آبادیوں سے زیادہ کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ مگر حضرت موسےٰ علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ کی جو تجلیات ہوئیں اُس نے کوہ طور کو معزز ومکرم بنا دیا۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے بیت المقدس مشہور عالم ہوگیا۔ اور سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد ومسکن ہونے۔ اور بیت اللہ کے مقام کی وجہ سے مکہ مکرمہ کو وُہ عظمت حاصل ہُوئی جس پر رہتی دُنیا تک زوال نہیں آسکتا۔ ٹھیک اسی طرح گو قادیان ایک معمولی بستی ہے۔ مگر اس میں خدا کا ایک پیغمبر مبعوث ہوُا۔ وُہ نبی پیدا ہوُا۔ جس کی بعثت کی رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی جس کی دید کی آرزو لیئے امتِ محمدیہ کے کئی اولیاء اس جہان سے گزر گئے۔ پس اس مقام کو بھی ایک شرف حاصل ہے۔ اور یقیناً اس مقام پر آنا بھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اس کی لاانتہا برکات کا انسان کو مورد بنا دیتا ہے ؛

قادیان بار بار آنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو شخص بار بار قادیان نہیں آتا۔ مجھے اُس کے ایمان کے متعلق شُبہ رہتا ہے۔ اور جب عبدالحکیم ڈاکٹر مرتد ہوگیا۔ تو اس وقت بھی آپ نے ارتداد کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بیان فرمائی۔ کہ وُہ اکثر قادیان نہیں آیا کرتا تھا۔

پس قادیان آنے میں بہت سی برکات مخفی ہیں۔ اور وُہ لوگ جو قادیان متواتر آیا کرتے ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ اس مقدس مقام پر آنے سے اُن کے اندر کیسا خوشگوار تغیر پیدا ہوتا ہے۔ اور وُہ کس قدر اپنی ایمانی لذت اور رُوحانی قوت کو بڑھتا ہوُا پاتے ہیں ؛

جب قادیان اس قدر برکات کا حامل ہے۔ تو اس شخص پر نہایت ہی افسوس ہے جسے اللہ تعالےٰ نے یہاں آنے کا ایک بہترین موقعہ عطا فرمایا۔ مگر اپنی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے وُہ اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہا ؛

اللہ تعالےٰ کی ذات پر توکل کرو۔

احباب کرام کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ گو یہ ایام مالی تنگی کے ہیں۔ اور اقتصادی مصائب دُنیا میں بہت بڑھے ہُوئے ہیں۔ اور اس کا لازمی طور پر ہماری جماعت پر بھی اثر پڑا ہے۔ مگر ان اُمُور کا دینی کاموں پر اثر نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے لیے غیب سے سامان پیدا فرما دیا کرتا تھا۔ اور وُہ اُس جگہ سے رزق پہونچاتا۔ اور مومن کی فارغ البالی۔ اور اطمینان قلبی کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ جہاں سے اُسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ پس وُہ پاک ذات جو مومن کو من حیث لا یحتسب رزق دیتی ہے۔ جس کے وفادار بندے دُنیا و آخرت میں کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ اسی پر توکل کرتے ہوُئے ہر قسم کی روکاوٹوں کو دور کر دینا چاہیئے۔ اور اس اَمر کا تہیہ اور عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ اپنے سالانہ اجتماع میں جو باقی تمام دُنیوی اجتماعوں سے نرالا۔ اور ان پر ہر رنگ میں فضیلت رکھتا ہے۔ ضرور شامل ہونگے ؛

اگر آپ لوگ ابھی سے یہ عزم راسخ کر لیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ بہت بابرکت اور نیک نتائج پیدا کرنے والا ہوگا۔ اور ہر رنگ میں آپ کی ذات اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید ہوگا ؛

مالی قربانی کی ضرورت

لیکن اس امر کو مدنظر رکھتے ہُوئے کہ ہمارا سالانہ اجتماع اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت قریب آپہونچا۔ اور اس امر کو دیکھتے ہُوئے کہ چونکہ مومن کا ہر قدم پچھلے قدم سے آگے اٹھتا۔ اور اس کا ہر دن جو چڑھتا ہے۔ وُہ اپنے ساتھ کامیابی اور عزت کے زیادہ سے زیادہ سامان لاتا ہے۔ اس لئے ہمارے اس سالانہ جلسہ کو بھی گزشتہ تمام جلسوں سے زیادہ پُر رونق اور کامیاب ہونا چاہیئے۔ ہمیں یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ یہ کامیابی جہاں ہم سے وقتی اور جانی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہاں مالی قربانی کا بھی تقاضا کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی امر کو مدنظر رکھتے ہُوئے ستمبر کے آخر میں تمام جماعت کو مخاطب فرمایا تھا۔ اور یہ اعلان کیا تھا۔ کہ جماعت کے تمام افراد علاوہ چندہ عام یا حصہ وصیّت کی ادائیگی کے اپنی ماہوار آمد کا ⅙ حصہ اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے دے دیں۔ اور اعلان کے مطابق یہ تمام چندہ ماہ اکتوبر میں اکٹھا ہو جانا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"سب احباب علاوہ چندہ ماہواری۔ یا وصیت کے اپنی آمد کا $\frac{1}{5}$ حصہ۔ یعنی بیس فیصدی اس مد کے لئے اکتوبر میں ادا کر دیں۔ تاکہ جلسہ کے لئے وقت پر سامان خرید ا جا سکے۔ اگر وقت پر سامان نہ خریدا گیا۔ تو چیزیں مہنگی ملیں گی۔ اور خرچ بڑھ جائیگا"۔

مگر جیسا کہ نظارت بیت المال کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے ابھی تک یہ چندہ بہت ہی تھوڑا وصول ہوا ہے۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا اندازہ تیس ہزار کے قریب ہوتا ہے۔ اور اسی قدر بلکہ اس سے کچھ زیادہ رقم اکٹھی ہونی چاہیئے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک جماعت نے کل ۱۲۵۰۰ روپیہ جمع کیا ہے۔ گویا ابھی نصف کے قریب بھی چندہ نہیں ہوا۔ اور نصف سے زیادہ جمع کرنا باقی ہے۔ اگر وصولی چندہ کی یہی رفتار رہی۔ جو اکتوبر یا نومبر کے مہینہ میں رہی ہے تو کب امید کی جا سکتی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے تمام اخراجات کے لئے مطلوبہ رقم مہیا ہو سکے گی۔ پس اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مخلصین جماعت سے اپیل کی جاتی ہے۔ اور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ جلد سے جلد مصارف جلسہ سالانہ کو پورا کرنے کے لئے زبردست جدوجہد کریں۔

اللہ تعالےٰ کے مہمانوں کی میزبانی

جو لوگ قادیان آتے۔ اور جلسہ سالانہ میں مشمولیت اختیار کرتے ہیں۔ اگر ہم غور کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ در اصل وہ سب لوگ اللہ تعالےٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہاں وہ کسی ذاتی کام یا سیر و تفریح کے لئے نہیں آتے۔ اور نہ قادیان اس قسم کی دلکشی کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ بلکہ یہاں وہ محض اس لئے آتے ہیں۔ کہ یہاں خدا کا ایک نبی پیدا ہوا۔ وہ انسان پیدا ہوا۔ جس کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کا تمام اقوام عالم کو انتظار تھا انہوں نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اس کے ارشاد کی تعمیل میں اس جگہ پہونچے۔

پس چونکہ وہ خدا کے ایک منادی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس سرزمین میں جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے یقینی طور پر وہ اللہ تعالےٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور مہمان نوازی تو یوں بھی اسلام کا ایک اہم حکم ہے۔ پھر خدا کے مہمانوں کی میزبانی کا شرف حاصل ہو جانا تو بہت ہی بابرکت چیز ہے۔ پس یہاں آنے والے تمام احباب اللہ تعالےٰ کے مہمان ہیں۔ اور جو لوگ ان کی میزبانی میں مالی یا جانی قربانی کے ذریعہ سے حصہ لیں گے۔ وہ یقیناً اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے والے ہونگے۔

روپیہ جلد مہیا نہ کرنے کا نقصان۔

اگر جلد سے جلد اخراجات جلسہ کی فراہمی کے لئے چندہ کی مطلوبہ رقم مہیا نہ کی گئی۔ تو اس کا جہاں یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ منتظمین کو اشیاء خورد و نوش وغیرہ کی فراہمی میں سخت دقت واقع ہوگی۔ وہاں ایک یہ نتیجہ نکلنے کا بھی احتمال ہے۔ کہ ممکن ہے۔ جو لوگ جلسہ کے قریب چندہ دیں۔ وہ اس وجہ سے قادیان آنے سے محروم ہو جائیں کہ جو ان کے پاس روپیہ تھا۔ وہ انہوں نے چندے میں ادا کر دیا۔ ہر چند ایک مومن کے لئے یہ روک کوئی چیز نہیں۔ اور وہ اس سے بھی بڑی روکوں کا نہایت جرأت اور دلیری سے مقابلہ کرتا ہے۔ مگر چونکہ بعض کمزور طبائع بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے خطرہ ہو سکتا ہے کہ اگر اس چندہ کی ادائیگی میں دیر کردی گئی۔ اور عین جلسہ کے قریب میں ادا کیا گیا۔ تو ممکن ہے۔ بعض لوگوں کے یہاں آنے میں یہی ایک روک ثابت ہو۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جماعت کے تمام مخلصین جس قدر جلد ہو سکے۔ اپنا اپنا حصہ ادا کر دیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ انہیں بھی ترغیب اور تحریص دلائیں۔ اور بتلائیں۔ کہ اس وقت اُن کا اس ثواب میں حصہ لینا نہایت بابرکت ہوگا۔

ہماری جانیں اور اموال اللہ تعالےٰ کی امانت ہیں

بے شک یہ مالی تنگی کے ایام ہیں بے شک اقتصادی مصائب بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر ایک مومن کو یہ بھی تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرما چکا ہے۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ خدا مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال لے چکا۔ اور اس معاوضہ میں انہیں جنت کا وارث بنا چکا ہے۔ پس جبکہ ہماری جانیں اللہ تعالےٰ کی ایک امانت۔ اور ہمارے اموال اس کا ایک عطیہ ہیں۔ تو ہمارا قطعاً حق نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ خدا جس نے ہمیں تمام چیزیں عطا فرمائیں۔ جب اس کے نام پر ہم سے تمام اموال کا نہیں۔ بلکہ مال کے ایک حصہ کا مطالبہ کیا جائے تو ہم یہ عذر کر دیں۔ کہ ہمارے اور بھی بہت سے کام رکے پڑے ہیں ہم کس طرح حصہ لے سکتے ہیں۔

یہ جواب ایک دنیا دار انسان تو دے سکتا ہے۔ وہ شخص تو دے سکتا ہے۔ جس کی نظر اسباب سے پرے مسبب الاسباب پر نہیں ہوتی۔ اور وہ شخص بھی دے سکتا ہے۔ جس نے خدا تعالےٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا نہ دیکھا ہو۔ پھر وہ شخص بھی یہ جواب دے سکتا ہے۔ جو اس امر پر یقین نہ رکھتا ہو۔ کہ مومن کو من حیث لا یحتسب رزق ملتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھنے والے اس کی قدرتوں اور نشانات و معجزات سے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے والے اور اس کے بے انتہا فضلوں اور انعامات کے مورد شخص کے مونہہ سے یہ جواب نہیں نکل سکتا۔

ہماری جماعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ جماعت ہے جو اللہ تعالےٰ کے القادر ہونے پر ایمان رکھتی ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کر چکی ہے۔ اور جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے اس قدر چمکتے ہوئے نشانات دیکھے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی نبوت ثابت ہو جائے

پس ہماری جماعت کے احباب کا تو ایک ہی طرز عمل ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ جب انہیں من انصاری الی اللہ کی آواز دی جائے۔ تو وہ نہایت خوشی اور بشاشت۔ اور جوش مسرت کے ساتھ کہیں کہ نحن انصار اللہ۔

احباب سے امید

امید کی جاتی ہے۔ کہ احباب اس تحریک کو پڑھ کر ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے زبردست جدوجہد کریں گے۔ تا اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا یہ اجتماع ہر لحاظ سے گزشتہ تمام اجتماعوں سے زیادہ پُر رونق۔ شاندار اور با اثر ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہندو جاتی کا سب سے بڑا دشمن

چونکہ سناتن دھرمی اس امر پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ چھوت چھات شاستروں کا حکم ہے۔ اور اسے دور کرنا گویا مذہب کو مٹانے اور برباد کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے گزشتہ دنوں گاندھی جی نے ایسے شاستروں کی حقیقت ان الفاظ میں واضح کی تھی۔ کہ

"اگر ہندوؤں کو ان تمام کتابوں (یعنی شاستروں) کا پابند بنایا جائے۔ تو بمشکل کوئی بد اخلاقی کا کام ہوگا۔ جس کو شاستروں کے رُو سے جائز نہ ٹھیرایا جا سکے"

گویا گاندھی جی کے نزدیک شاستر دنیا کی ہر قسم کی بدی کو جائز قرار دینے والے ہیں۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ وید نامعلوم انسانوں کی تصانیف ہیں۔ اور بعد کی پشتیں ان میں حسب منشار تحریف کرتی رہی ہیں۔ اس واضح قول کے مقابلہ میں "ملاپ" (۲۶۔ نومبر) کے حسب ذیل الفاظ پڑھنے کے قابل ہیں۔ لکھتا ہے:۔

"اچھوت ادھار کے متعلق اس وقت دو دل بنتے نظر آرہے ہیں۔ ایک وہ جو وید شاستر کی دوہائی دے کر چھوت چھات کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو چھوت چھات دور کرنے کے جوش میں اتنے پاگل ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں وید شاستر کے خلاف بولنے اور لکھنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی"

پھر لکھتا ہے:۔

"جو لوگ وید شاستر کی نندا کرتے ہیں۔ وہ ہندو جاتی کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ وہ چاہے لاکھ اچھوت ادھار کمیٹیاں بنا لیں وہ چاہے ہزار بار دلتوں کے کلیان کا اعلان کرتے پھریں۔ لیکن اگر وہ ہندوؤں اور اچھوتوں کے دلوں میں وید شاستر کے خلاف نفرت پیدا کرتے ہیں۔ تو وہ بلاشک وشبہ ہندو جاتی کے سب سے بڑے دشمن ہیں"

"میں ایسے لوگوں کو گمراہ لیڈر کہتا ہوں جو خود گم ہیں۔ اور اچھوتوں کو واہ راست پر لانا چاہتے ہیں" مگر کیا وہ یہ اور اسی قسم کے دیگر الفاظ مسٹر گاندھی کے متعلق بھی کہنے کو تیار ہے۔ اور کیا وہ گاندھی جی کو ہندو دھرم کا سب سے بڑا دشمن مانتا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں مشغول ہوجاؤ

عقائد حقہ کے اظہار میں جرأت اور موقعہ شناسی سے کام لینا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء بمقام ڈلہوزی

مولوی عبد المنان صاحب مولوی فاضل خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مرتبہ کئی خطبات سے ناظرین "الفضل" مستفیض ہو چکے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات وہ اشاعت کے لئے بہت دیر کے بعد پہنچے۔ اور بعض نامکمل حالت میں پہنچے تاہم یہی غنیمت ہے۔ کہ وہ پہنچ گئے۔ اگر مولوی صاحب کوشش نہ کرتے۔ تو اور کوئی صورت ان خطبات کے چھپا ہونے کی نہ تھی۔ اب جبکہ آخری خطبہ شائع کیا جارہا ہے۔ ہم ناظرین الفضل کی طرف سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

چونکہ

کام کی زیادتی

کی وجہ سے دیر ہوگئی ہے۔ اس لئے میں اختصار کے ساتھ صرف چند باتیں بیان کروں گا۔

پچھلے دنوں ہماری جماعت نے

یوم التبلیغ

منایا ہے۔ میں اسدن کی کارروائی اور اس کے اثرات کے متعلق تو بعد میں کسی وقت اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔ لیکن اس وقت اس مناسبت سے ایک

نہایت مختصر بات

جماعت کی راہنمائی کے لئے بیان کر دیتا ہوں:

یہ زمانہ اپنے ساتھ کئی طرح کی ترقیات اور کئی قسم کی خوبیاں اور نقائص رکھتا ہے۔ جہاں اس زمانہ میں علمی ترقی ہوئی ہے وہاں اس زمانہ کے لوگ اخلاق کے پہلو بلکہ اس کی بعض حدود کو توڑ کر ایک جہت کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ اور اپنے تمدن کو بلند کرنے کی طرف بڑی سرعت سے گامزن ہیں۔ اور جس تمدن کو وہ ترقی دینا چاہتے ہیں۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے۔ کہ انسان کو

بہت زیادہ مہذب

ہونا چاہیے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ ایک نہایت ہی اعلےٰ چیز ہے۔ اور اسلام نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ لیکن آج کا تمدن تہذیب کے ایسے معنے کرتا ہے۔ جس کے ماتحت تہذیب ہی نہیں رہتی۔ مثلاً

آجکل کی تہذیب

کے نکات میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے۔ کہ انسان کسی دوسرے کو ایسی بات نہ کہے۔ جو اس کی تکلیف اور دل شکنی کا موجب ہو اور اسے وہ ناگوار گزرے خواہ وہ بات فی نفسہٖ کتنی ہی سچی مفید اور اہم کیوں نہ ہو۔ مثلاً

سچائی اور صداقت

ہی کو لو۔ اس کا بیان کرنا بھی بعض لوگوں کو سخت ناگوار ہوتا ہے، اور وہ پسند نہیں کرتے۔ کہ ان کے عقائد اور خیالات کے خلاف کوئی بات کہی جائے۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے۔ حکومت کے بعض آفیسر یہی اپیل کر دیتے ہیں۔ کہ اگر آپ اپنے

مذہبی خیالات کا اظہار

نہ کیا کریں۔ تو بہت اچھا ہے۔ حالانکہ صداقت کے حامل اور سچائی سے بھرے ہوئے مذہبی خیالات کا اظہار تو ایک دوائی ہے

اور دوائی بھی شاید کڑوی اور لوگ آسانی اور دلی رغبت سے اسے لینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لیکن کیا محض اس لئے کہ بیمار دوائی کو دلی خوشی اور رغبت سے نہیں پیتا۔ ڈاکٹر جو اس

مریض کی زندگی

اس میں دیکھتا ہے۔ وہ دوائی دینا بند کر دے گا۔ کون عقلمند اس کو پسند کرے گا۔ کہ بچے کو رونے سے بچانے کے لئے اسے آگ کے ساتھ کھیلنے دیا جائے۔ کیا ایسے وقت میں جبکہ بچہ آگ کی طرف جانے کے لئے ضد کرے۔ ایک

شفیق باپ

اس امر کو مدنظر رکھے گا۔ کہ بچے کا دل میلا نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس کی خواہش کے مطابق اسے آگ میں پڑنے دیا جائے۔ یا وہ بچے کے چیخنے چلانے کے باوجود اس کو آگ کی طرف جانے سے روک دیگا۔

غرض یہ مذہبی خیالات بھی دنیا کی

روحانی بیماریوں کا علاج

ہیں۔ پس دنیاوی ظلمتوں میں گھرے ہوئے اور روحانی اور اخلاقی بیماریوں کے مریضوں کی ناپسندیدگی کے باوجود میں اپنی جماعت کے لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ

مجرب نسخہ

ایسے لوگوں کو دیں۔ اور نہ یہ کہ ایک دفعہ دیکر بند کر دیں۔ بلکہ اس عقلمند ڈاکٹر کی طرح جو اپنے مریض کو اس وقت تک دوائی دینا بند نہیں کرتا۔ جب تک اسے صحت نہیں ہوجاتی۔ اسی طرح آپ بھی ایسے لوگوں کے کانوں میں اپنے خیالات ڈالتے رہیں۔ یہاں تک کہ ان کو دنیاوی آلائشوں سے پاک وصاف کر دیں۔ بے شک یہ کام آسان نہیں۔ بلکہ اپنی تکمیل کے لئے ایک قسم کے جنون کو چاہتا ہے۔ جب تک

دیوانہ وار

انسان اس کام میں نہ لگ جائے۔ اور پاگلوں کی طرح اپنے ان خیالات کو جو سچے ہیں پھیلانے میں مشغول نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی:

دیکھو انبیاء کو ہمیشہ مجنوں کہا گیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کیا واقعی وہ کوئی مجنونوں والی باتیں کرتے تھے۔ نہیں بلکہ وہ اپنے

مقصد کی کامیابی

کے لئے دیوانہ وار لگ جاتے تھے۔ اور ایسے نڈر ہو کر اور

فوق العادت ہمت واستقلال

سے تبلیغ کرتے تھے۔ کہ لوگوں کو اچنبا ہوتا تھا۔ لیکن چونکہ اس حقیقت کی انہیں خبر نہ ہوتی تھی۔ کہ خدا کی مدد سے یہ ایسا کرتے ہیں۔ اس لئے اس کی کوئی اور توجیہہ نہ پا کر یہ کہہ دیتے تھے

کہ مجنون ہے۔ اگر انبیاء اس جنون سے کام نہ لیتے۔ تو دنیا ہدایت سے محروم رہ جاتی ؛

پس سچے مذہبی خیالات کو پھیلانے کے لئے

ایک قسم کے جنون کی ضرورت

ہے۔ لیکن ایسی دیوانگی نہیں۔ جو کام کو ہی خراب کر دے۔ بلکہ ایسا جنون جس کے متعلق کہا جائے۔ دیوانہ بکار خویش ہوشیار

ایسے موقع پر مجھے

حضرت خلیفہ اولؓ

کی زندگی کا ایک واقعہ یاد آجایا کرتا ہے۔ ایک شخص آپ کی مجلس میں آیا۔ وہ کچھ دنیاوی وجاہت رکھتا تھا۔ اس وقت اس نے جو سلوار پہنی ہوئی تھی۔ اس کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے لٹک رہے تھے۔ ایک اور شخص جو اس وقت وہاں بیٹھا تھا۔ اور جو

مذہبی جنون

تو رکھتا تھا۔ لیکن ایسا جنون نہیں۔ جو بکار خویش ہوشیار ہوتا ہے۔ اس نے ھذا فی النار کہتے ہوئے اپنی مسواک اس شخص کے ٹخنوں پر ماری اور کہا مسلمان ہو کر اپنے پاجامے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکاتے ہو۔ تمہیں نہیں پتہ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ممانعت کی ہے۔ وہ شخص

مذہب سے بالکل لاپرواہ

تھا۔ اور صرف نام کا ہی مسلمان تھا۔ بلکہ اپنے مسلمان کہلانے کو

اسلام پر احسان

سمجھتا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ اس احسان سے بھی دست بردار ہو گیا اور غصہ سے کہنے لگا۔ کس بے وقوف نے تمہیں بتلایا ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں ؛

غرض

تبلیغ کے لئے

بعض وقت جنون کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لیکن جیسا میں نے بتلایا۔ وہاں ویسا جنون ہی مفید ہوتا ہے۔ جو مطلب کے وقت

کمال ہوشیاری

اور عقلمندی کو ظاہر کرنے والا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگ مجنوں تو کہتے تھے۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ آپ نہایت فرزانگی اور عقلمندی کے طریقوں سے تبلیغ کرتے۔ اور اسلام کی طرف بلاتے ہیں۔ کہتے تھے دیوانہ تو ہے۔ لیکن

موقع شناس

خوب ہے ؛

چنانچہ آپ کی موقعہ شناسی کا ایک یہ واقعہ بھی احادیث میں آیا ہے۔ کہ

صلح حدیبیہ

کے موقعہ پر جب آپ کو اطلاع ملی۔ کہ کفار کی طرف سے ایک سردار آ رہا ہے۔ تو آپ نے حکم دیا۔ کہ قربانی کے تمام جانور ایک جگہ جمع کرو۔ اور فرمایا۔ اس شخص کو میں جانتا ہوں۔

مکہ کی عظمت

اور عزت ہمیشہ اس کے پیش نظر رہتی ہے۔ ضرور ہے۔ کہ قربانیوں کی یہ کثرت اس پر اثر انداز ہو۔ چنانچہ یہی ہوا۔ جب وہ شخص آپ کے ڈیرے پر پہنچا۔ تو اونٹوں کا ایک لمبا سلسلہ دیکھ کر پوچھنے لگا۔ یہ جانور کیسے ہیں۔ جب اسے بتلایا گیا۔ کہ یہ قربانی کے جانور ہیں۔ تو اس پر بے حد اثر ہوا۔ اور واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو کہنے لگا۔ میرا مشورہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کا تم مقابلہ نہ کرو۔ یہ کعبہ کی بہت عزت کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے بہت سی قربانیاں لائے ہیں۔ اگر تم ان کی مخالفت کرو گے۔ تو میں دیکھتا ہوں۔ کہ خدا کے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اب دیکھو بظاہر کتنی چھوٹی بات تھی۔ لیکن معمولی سی موقعہ شناسی نے کتنا

اہم نتیجہ

پیدا کر دیا۔ اور اس میں جھوٹ بھی کوئی نہیں تھا۔ واقعی وہ تمام قربانی کے جانور تھے۔ صرف انکو اکٹھا کر دیا گیا تھا۔ غرض تبلیغ کے لئے عقلمندی میں ڈوبے ہوئے جنون کی ضرورت ہے۔ اور جہاں

عقائد کی اشاعت

کا سوال ہو۔ وہاں اس مغربی تہذیب کے زیر اثر کہ شائد ہمارے اظہار حق سے اس شخص کا دل میلا ہو۔ اس کی اشاعت سے رک نہیں جانا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایسے موقعوں پر ہم اپنے عقائد کو پھیلانے سے رک گئے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ جو امانت خدا تعالےٰ نے ہمیں دی ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہی چلی جائیگی اور اس طرح اس شخص کے ساتھ ہم بھلائی کرنے کی بجائے

دشمنی کرنے والے

ٹھہریں گے ؛

پس اپنے سچے

خیالات کی اشاعت

کے لئے ایک طرف جنون ہونا چاہیئے۔ اور دوسری طرف اس تمیز کی بھی ضرورت ہے۔ کہ مزاج دیکھ لیا جائے۔ یعنی یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ تبلیغ کرنے لگا ہوں۔ کہیں اس شخص کا دل میلا نہ ہو جائے۔ بلکہ یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ آیا میری اس وقت اور اس طرح کی تبلیغ کہیں اس کو ہدایت سے بالکل ہی تو محروم نہیں کر دیگی۔ جس طرح

بے موقعہ اور نامناسب

طور پر مسواک مارنے پر وہ شخص ظاہری طور پر مسلمان کہلانے سے بھی انکار کر بیٹھا تھا ؛

پس ہمیں

دیوانگی اور فرزانگی

نبوت کسبی ہے یا وہبی

بعض لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور اطاعت سے نبوت مل سکتی ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ نبوت کسبی ہے وہبی نہیں۔ مگر یہ سوال دراصل قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ دنیا کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور بخشش نہ ملتی ہو۔ بلکہ دنیا تو درکنار جنت کا حصول بھی وہب یعنی اللہ کی بخشش اور فضل کے ماتحت ہی ہو گا۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا آپ اپنے اعمال کے بدلہ جنت میں جائینگے۔ تو آپ نے فرمایا۔ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت جب جنت کا دروازہ بھی بطور بخشش فضل الٰہی سے ہی نصیب ہو گا۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ تمام شرعی احکام ترک کر دیئے جائیں۔ یا بالفاظ دیگر اگر کوئی کہے۔ کہ اما الذین آمنوا وعملوا الصالحٰت فلھم جنت المأوی نزلا بما کانوا یعملون۔ کہ جو مومن ہو۔ اور پھر عمل صالح کرے۔ تو اللہ اس کو اس کے اعمال کے بدلے جنت میں داخل کرے گا۔ تو پھر جھٹ اعتراض کر دیا جائے۔ جنت میں تو رسول کریمؐ بھی اپنے اعمال کی وجہ سے داخل نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ بھی اللہ کے فضل سے ہی جائیں گے۔ تم کس طرح کہتے ہو۔ کہ اعمال کی وجہ سے جنت ملے گی۔ تو یقیناً ایسا کہنے والا غلطی خوردہ ہو گا۔ کیونکہ جو بھی انعام اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ وہ اللہ کے فضل اور اس کی موہبت کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر ہاں اعمال صالحہ وغیرہ ان فضلوں کے جاذب ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک دانہ کو ہی دیکھ لو۔ اللہ تعالےٰ ایک کے بدلے ہزار دانے تو دیتا ہے۔ اور یہ اسکی موہبت ہے۔ مگر دیتا اس صورت میں ہے۔ کہ پہلے ایک دانہ کو اس کے اصولوں کے ماتحت زمین میں ڈالا جائے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور کہ اللہ تعالےٰ لڑکے لڑکیاں بھی بطور موہبت کے دیتا ہے تو کیا اس کا یہ مفہوم ہے۔ کہ لڑکے لڑکی پیدائش میں ماں باپ کا کوئی دخل نہیں ہوتا ؛

بعینہٖ اسی طرح نبوت بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور موہبت ملتی ہے۔ مگر ملے گی اسکو جو من یطع اللہ کے ماتحت اپنے آپکو اس درجہ کا اہل ثابت کر دیگا۔ اور اگر موہبت کا یہ مفہوم ہے۔ کہ بغیر کسی عمل صالح کے ہی اللہ تعالےٰ جس کو چاہے پکڑ کر نبی بنا دے۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ کیا کبھی ایک دفعہ بھی ایسا ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کسی ایسے شخص کو نبی بنا دیا ہو۔ اگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔ تو پھر آج یہ سوال کیوں پیدا کیا جاتا ہے۔ کیا وہ قرآن کریم کی اس آیت پر کبھی غور نہیں کرتے۔ کہ انبیاء کا دنیا کو چیلنج ہوتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔

اسلام اور جہاد

غیر مسلم مورخین کا اعتراض

بعض غیر مسلم مورخین نے جہاں اور بہت سی بے جا باتیں اسلام کی طرف منسوب کی ہیں۔ وہاں ایک یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ اسلام نے ابتدا تلوار کے سایہ تلے پرورش پائی ہے۔ اور مسلمان ہر اس شخص کو جو اسلام قبول نہیں کرتا تھا۔ تلوار کے زور سے مسلمان بناتے تھے۔ مگر یہ خیال کس قدر حقیقت سے دور اور اپنے اندر کتنا کذب اور افترا رکھتا ہے۔ اس کی حقیقت ذیل کی سطور سے معلوم ہوگی

کیا اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے

اس بات کی تحقیق میں کہ اسلام نے تلوار سے نشوو نما حاصل کی ہے۔ سب سے اول ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام اس کے متعلق ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔ اگر تو اس کی تعلیم میں جبر جائز ہے۔ تو پھر بے شک۔ اسلام کا تلوار سے پھیلنا قابل قبول ہو سکتا ہے۔ اور یہ اعتراض ایک حد تک تسلیم کرنے کے لائق ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر اسلام کی تعلیم جبر کے بالکل خلاف ہو۔ نہ صرف اس کو برا ہی کہتی ہو۔ بلکہ سختی سے ممنوع قرار دیتی ہو۔ تو یہ اسبات کی قوی دلیل ہوگی۔ کہ اسلام پر یہ اعتراض کرنا۔ کہ وہ تلوار سے پھیلا محض عناد اور تعصب ہے۔ اور اسلام میں جو ابتدائی لڑائیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ ان کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا جائے۔ بلکہ کوئی اور ہی وجہ تھی۔

اسلامی تعلیم جبر کے خلاف ہے

چنانچہ اس غرض کے لئے جب ہم قرآن مجید پر نظر ڈالتے ہیں تو وہاں صریحاً جبری اشاعت کے خلاف احکام پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سورۂ کہف میں فرماتا ہے۔ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کہ حق تیرے رب کی طرف سے ظاہر ہو گیا۔ (یعنی دین اسلام) اب جو چاہے قبول کرے جو چاہے نہ قبول کرے۔ جبر نہیں

اسی طرح فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم (بقرہ) یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت اور گمراہی دونوں میں بین فرق ہے۔ ہر ایک انسان خود ہی اس میں امتیاز کرے۔ کہ کس کو قبول کرتا ہے اور کس کو رد کرتا ہے۔ جبر اور اکراہ نہیں اس قرآنی آیت کی عملی تشریح میں ایک حدیث بھی آئی ہے لکھا ہے فلما اجلیت بنو النضیر کان فیہم من ابناء الانصار فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل اللہ تعالیٰ لا اکراہ فی الدین (ابو داؤد کتاب الجہاد) کہ جب بنو نضیر مدینہ سے جلاوطن کئے گئے۔ تو ان میں وہ لوگ بھی تھے۔ جو انصار کی اولاد تھے۔ انصار نے ان کو روکنا چاہا۔ مگر آنحضرت نے اس قرآنی آیت کے ماتحت کہ دین میں جبر نہیں۔ انصار کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ پھر فرمایا۔ قل للذین اوتوا الکتاب والامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اہتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ واللہ بصیر بالعباد (آل عمران) یعنی ان کو اسلام کا پیغام پہنچا دے۔ پھر اگر وہ اسلام قبول کریں۔ تو ہدایت پا جائیں گے۔ اور اگر وہ نہ مانیں۔ تو پھر کوئی جبر نہیں۔ اور اے رسول تیرا فرض صرف پیغام پہنچانا ہے۔ وبس

ان آیات قرآنی سے کس قدر وضاحت ہوتی ہے۔ کہ اسلام جبر کے بالکل خلاف ہے۔ اور اسلامی تعلیم کی رو سے دین میں جبر کرنا جائز نہیں۔ اور اسلام نے ہر شخص کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔

کفار نے یہ اعتراض نہیں کیا

پھر یہ بات بھی اس جبر والے اعتراض کو دور کر دیتی ہے۔ کہ اگر مسلمان کفار کو جبراً اسلام میں داخل کرتے۔ تو کفار جو اسلام کی ہر بات پر اعتراض کرتے تھے۔ اس پر ضرور اعتراض کرتے۔ اور کہتے۔ کہ تم اپنی تعلیم کے خلاف عمل کرتے ہو۔ اور ہمیں جبراً مسلمان بناتے ہو۔ مگر ان کا اس قسم کا کوئی اعتراض نہ کرنا صاف اسبات کی دلیل ہے۔ کہ اسلام میں جبر نہ تھا۔

مسلمانوں کی بے سرو سامانی

پھر مسلمانوں کی اس وقت کی حالت بھی اس کے خلاف تھی کہ وہ دوسروں پر جبر کر کے ان کو مسلمان بناتے۔ وہ ایک قلیل جماعت تھی۔ اور وہ بھی بے سرو سامان۔ اور دوسری طرف سارا ملک ان کے مقابل پر تھا۔ جن کے پاس ہر قسم کا سامان تھا۔ پس عقل بھی اس بات کے خلاف ہے۔ کہ وہ چند گنتی کے مسلمان سارے ملک پر جبر کر کے ان کو مسلمان بنا لیتے۔

جبر کی کوئی مثال دکھاؤ

پھر اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی لڑائیاں اس غرض سے تھیں۔ کہ لوگوں کو جبراً مسلمان کیا جائے۔ تو اس کی کوئی مثال تاریخ سے بھی دستیاب ہونی چاہیئے۔ لیکن ایسی کوئی مثال تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ اس کے برعکس ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی مسلمان نے غیر مسلم کو جس نے عین لڑائی میں قتل ہوتے وقت اسلام قبول کر لیا۔ مار دیا۔ اور اس کے اسلام قبول کرنے کو محض ایک بچنے کا بہانہ سمجھا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر بہت اظہار ناراضگی فرمایا۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جن سے آنحضرت صلعم کو بہت محبت تھی۔ ان کا ایک واقعہ ہے۔ کہ وہ ایک کافر کے سامنے ہوئے۔ اور جب اسامہ نے اس پر غلبہ حاصل کر لیا۔ تو اس نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ مگر حضرت اسامہ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور نیزہ چلا دیا۔ بعد میں جب آنحضرت کو اس کی خبر ہوئی۔ تو آپ اسامہ پر بہت خفا ہوئے۔ اسامہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ اس نے ڈر کر ایسا کیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ چنانچہ اسامہ کہتے ہیں۔ کہ آپ مجھ پر اس قدر ناراض ہوئے کہ میں نے خواہش کی۔ کاش میں اس واقعہ سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔ تا یہ ناراضگی میرے حصہ میں نہ آتی۔ (مسلم کتاب الایمان)

صحابہؓ کا اخلاص

پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیاں بھی جبر کے خیال کو باطل ٹھہراتی ہیں۔ ان کی زندگیاں جس اخلاص اور ایثار اور قربانی اور اسلام سے سچی محبت کو اپنے اندر رکھتی تھیں۔ وہ سب اس بات کی قوی شہادت ہیں۔ کہ وہ جبراً اسلام میں داخل نہیں کئے گئے تھے بلکہ اسلام کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں اثر کر چکی تھی۔ اور ایمان اور اخلاص ان میں پورے طور حلول کر چکا تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگوں کو ناپسند کرتے تھے

ایک ثبوت اس امر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیاں لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی خاطر نہ تھیں یہ ہے کہ آپ ہمیشہ صلح کے خواہشمند رہتے تھے۔ اور آپ کی انتہائی کوشش یہ تھی۔ کہ کسی طرح ملک میں امن و امان قائم ہو اور فساد بند ہو جاویں چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے سخت سے سخت شرائط پیش کیں۔ مسلمان اپنے آپ کو ہر طرح مظلوم خیال کرتے تھے اور ان کا قبول کرنا اپنے لئے باعث ذلت سمجھتے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منظور فرمایا۔ اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مدینہ میں نبی کریمؐ کے پاس جانا چاہے۔ تو وہ نہیں جا سکتا۔ اور اگر کوئی مسلمان مدینہ سے مکہ آنا چاہے۔ اور اپنا آبائی دین ہی اختیار کرنا چاہے۔ تو مسلمان اس کو ہرگز نہیں روک سکتے۔ مسلمانوں کے لئے اس شرط کا قبول کرنا سخت مشکل تھا خصوصاً جب اس کے لکھے جانے کے معاً بعد ابو جندل کا لڑکا ہاتھوں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنے ہوئے مکہ سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ اس کے جسم سے خون جاری تھا۔ اور محض مسلمان ہونے کی خاطر طرح طرح کے ظلم و ستم ہو رہے تھے۔ وہ بار بار اپنی التجا بھری نگاہیں اوپر اٹھاتا جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ کیا مجھے اب پھر مکہ والوں کے ساتھ ہی واپس جانا پڑیگا۔ اور ان کے ظلم برداشت کرنے پڑینگے۔ مسلمان یہ دیکھ کر سخت صدمہ محسوس کر رہے تھے۔ مگر شرط ہو چکی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ان کو مجبور کر رہا تھا کہ وہ آہیں بھر لیں۔ مگر لب تک آواز نہ لاویں۔

یہ ہے وہ اسلام کا تلوار سے نشوونما پانا۔ جس پر مورخین نے اوراق سیاہ کر ڈالے۔

(ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان)

نظارتوں کے اعلانات

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ایک مخلص دوست کی اپیل

اخیر اکتوبر تک جس قدر چندہ جلسہ سالانہ وصول ہوا تھا۔ اس کی اطلاع احباب کو دیکر توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ چندہ ناکافی وصول ہوا ہے احباب اس کی طرف جلد توجہ فرمادیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ روپیہ کے وصول نہ ہونے کی وجہ سے کاروبار جلسہ میں حرج ہو۔ اس تحریک کا ہمارے مخلص دوست سید سردار علی شاہ صاحب احمدی بکنگ کلرک میانوالی پر جو اثر ہوا۔ اور اس بارے میں جو انہوں نے اپنے جذبات اور اخلاص کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ ان کی مندرجہ ذیل اپیل سے ظاہر ہے شاہ صاحب موصوف چندہ جلسہ سالانہ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تو پہلے ہی ادا کر چکے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اب چندہ جلسہ سالانہ میں نصف ماہ کی تنخواہ اور بھجوائی ہے۔ اس لحاظ سے ان ۶۰ فیصدی چندہ جلسہ سالانہ میں وصول ہوا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب سے درخواست ہے کہ جن دوستوں اور انجمنوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی رقم نہیں بھجوائی۔ وہ جلد تر وصولی کرکے بھجوا دیں جلسہ کا کام سرعت سے جاری ہے۔ اور روپیہ کی اشد ضرورت ہے

ناظر بیت المال قادیان

سید صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ میں نے بفضل خدا چندہ جلسہ سالانہ اکتوبر میں ہی ادا کر دیا تھا مگر آپ کے اشتہار سے معلوم ہوا کہ بیس ہزار روپیہ خرچ کے لئے چاہیے تھا اور ابھی تک نصف روپیہ بھی وصول نہیں ہوا۔ یہ خبر سن کر دل کو سخت چوٹ لگی۔ اگر ہمارے کسی مہمان نے آنا ہو تو صبح و شام فکر رہتا ہے۔ اور اس کی ضروریات کا انتظام کیا جاتا ہے پھر جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا ہمیں کیوں فکر نہ ہو۔ جو لوگ جلسہ سالانہ پر آتے ہیں دراصل اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کے لئے فکر کرنا اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے میں حیران ہوں کہ جب چندہ دینا ہی ہے تو پھر سستی کیوں ہو۔ جب مومن کا اس بات پر یقین ہے کہ روپیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے طلب کیا جاتا ہے۔ تو پھر اسی کی راہ میں خرچ کرنے میں تذبذب نہیں کرنا چاہیے۔ اور خوب یاد رکھنا چاہیے۔ کہ برکت دینے والا خدا ہی ہے۔ اگر خدا برکت نہ دے تو بادشاہ بھی ایک منٹ میں گدا ہو جاتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے توفیق عطا فرمائی کہ ہم خدا کے نام پر مال و جان قربان کرتے ہیں۔ اور آخرت میں اسی کے فضل کے امیدوار ہیں۔ ساری قربانی کسی اور نے آ کر نہیں کرنی اس لئے ہمیں اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بار بار چندہ کے لئے تحریک کرنے کی تکلیف نہیں دینی چاہیئے بلکہ حکم کو سنتے ہی فوراً روپیہ روانہ کر دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

فراہمی چندہ کے لئے لجنہ اماء اللہ اٹھوال کی کوشش

سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ موضع اٹھوال ضلع گورداسپور نے اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک دربارہ چندہ جلسہ سالانہ وصول ہونے پر مستورات کا جلسہ کیا گیا۔ اور چندہ کی فراہمی کا کام شروع ہوا۔ اب تک یہاں کی احمدی مستورات سے مبلغ ۱۲/۴ کی رقم چندہ جلسہ سالانہ میں فراہم ہوئی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال قادیان)

فوج اور پولیس میں بھرتی ہونے والوں کے متعلق اعلان

نظارت امور عامہ کے اعلان کے مطابق کثرت سے درخواستیں فوج اور پولیس میں بھرتی کے متعلق پہنچ گئی ہیں جن کے فرداً فرداً جوابات نہیں دیئے جا سکتے۔ سب احباب مطلع رہیں۔ کہ ان کے نام درج رجسٹر کئے جا رہے ہیں۔ موقعہ نکلنے پر ایسے دوستوں کو اطلاع دی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ)

احمدیہ کور میں شامل ہونیوالوں کو اطلاع

جس قدر احباب احمدیہ کور میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان سب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی وردی تیار کروالیں۔ اور یہ وردی اپنے اپنے مقام پر تیار کرائی جا سکتی ہے۔ مگر وردی کے ساتھ جو سر کے لئے لنگی ہوگی وہ قادیان میں ہی تیار کرائی جا رہی ہے لنگی کی قیمت درجہ اول ۱/۸ ۔ درجہ دوم ۱/۴ ہے۔ جو پتہ ذیل سے خریدی جا سکتی ہے۔ میاں کریم بخش صاحب احمدی ٹھیکیدار۔ قادیان

(ناظم احمدیہ کور قادیان)

انعام اور شکریہ

نائب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع کیمل پور نے ایک سو مقامات پر انتظام کرکے جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم منعقد کرائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ گذشتہ سال بھی انہوں نے خاص اہتمام سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی بڑی تعداد میں منعقد کروائے تھے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے نزدیک ان کی خدمات قابل قدر ہیں چونکہ نائب مہتمم صاحب نے مطلوبہ تعداد سے زیادہ جلسہ کروائے ہیں۔ اس لئے مبلغ ۱/۱/۵ روپے تک کے تبلیغی رسالے اور کتب ان کی خدمت میں بھجوا دی جائیں گی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

لجنہ اماء اللہ قادیان کی کارگذاری

سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق قادیان کی احمدی مستورات سے چندہ کی وصولی کے لئے کوشش کی گئی۔ اور اب تک مبلغ ۱۰/۱۵ وصول ہو چکے ہیں۔ جن میں سے مبلغ ... داخل خزانہ ہو چکے ہیں۔ باقی مبلغ ... عنقریب داخل کر دئے جاویں گے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ضروری اعلان

شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان کچھ عرصہ جموں رہ کر ملتان واپس آ گئے ہیں۔ تمام جماعتہائے ضلع ملتان کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر قسم کی تبلیغی خط و کتابت ان سے کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تحریک چندہ کشمیر کی طرف احباب توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ کشمیر فنڈ کے سلسلہ میں اکثر شہری جماعتیں توجہ کر رہی ہیں۔ الحمد للہ۔ لیکن جن شہری جماعتوں نے اپنی ماہواری مرکزی چندوں کے علاوہ ایک پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ بھی نہیں فرمایا یا جن جماعتوں نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ان سے التماس کی جاتی ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے پورا کرنے کے لئے اس طرف توجہ فرمائیں۔ یہ بات یاد رہے۔ کہ "چندہ کشمیر فنڈ" مرکزی چندوں یعنی چندہ عام یا چندہ وصیت کے علاوہ ہے کوئی جماعت اپنے مرکزی چندوں میں سے کاٹ کر چندہ کشمیر ارسال نہ کرے ایسا کرنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کے منافی ہے۔ لیکن ہر ایک احمدی سے چندہ کشمیر فنڈ اس کی ماہوار آمدنی پر ایک پائی فی روپیہ مرکزی چندوں کا اضافہ کرتے ہوئے وصول کرنا عین منشاء مبارک ہے اور اس منشاء کا پورا کرنا ازبس ضروری ہے۔

اس کے علاوہ زمیندار جماعتوں نے اس چندہ کی طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ حالانکہ یہ اتنا خفیف چندہ ہے۔ کہ اس کو ہر زمیندار بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کئے بآسانی ادا کر سکتا ہے۔ لیکن باوجود بار بار توجہ دلانے کے زمیندار جماعتوں نے بالکل توجہ نہیں فرمائی۔ چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس چندہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ یہ بھی یاد رہنا ضروری ہے۔ کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ جلسہ سالانہ تمام احباب تک پہنچ چکی ہے۔ ہر ایک احمدی کے لئے یہ ارشاد ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار آمدنی کا

اخبار زمیندار کے انبالوی نامہ نگار کی غلط بیانی

اخبار زمیندار مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۳۲ء میں انبالہ میں مرزائیوں کی شکست فاش اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ناکامی کے دوہرے عنوان سے کسی ایسے شخص کی طرف سے جسے اپنا نام ظاہر کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں اس نے بہت کچھ غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ مضمون کے شروع میں تحریر کرتا ہے "انبالہ میں شروع سے سوائے ایک ہی گھر کے چند نفوس کے باوجود سخت سعی کے کوئی مسلمان آج تک مرزائیوں کے جال میں نہ پھنسا" اس کے بعد لکھتا ہے۔ اس دوران میں سعی جاری رہی۔ اور ایک گھر مرزائیوں کا جس کے سات نفوس تھے شیخ عبد الحکیم گجراتی کے ہاتھ پر تائب ہوا۔ گویا نامہ نگار مذکور کے بیان کے مطابق انبالہ میں ایک ہی گھر کے چند نفوس احمدی تھے۔ اور شیخ عبد الحکیم گجراتی کی کوشش سے ایک گھر سات نفوس پر مشتمل تائب ہو گیا۔ گویا اب انبالہ میں کوئی احمدی نہیں۔ اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ اس مضمون نگار کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ کرنے والے اور ۶ر نومبر ۱۹۳۲ء کو شیخ عبد الحکیم گجراتی اور اس کے امثال کی تمام کوششوں کو ملیامیٹ کرنے والے احمدی کہاں سے آ گئے تھے۔ اس شخص کو آتنا بھی علم نہیں۔ کہ وہ زبردست جماعت جس کی تبلیغی سرگرمیاں اور مالی قربانیاں ہمیشہ مرکزیہ جمیعۃ تبلیغ اسلام کے ارکان خصوصی اور شیخ عبد الحکیم صاحب گجراتی منصرم دفتر تبلیغ کو حیران کرتی رہی ہیں۔ اس کے موجود ہونے سے ہی وہ انکار کر رہا ہے۔ بھلا کون واقف کار اس کے اس صریح جھوٹ کو باور کرے گا شہر انبالہ میں خدا کے فضل سے کافی جماعت موجود ہے۔ جو شہر کے تقریباً ہر ایک محلہ میں ہے۔ اور اس حقیقت سے شہر کا ہر فرد واقف ہے اصل بات یہ ہے۔ کہ جب سے شیخ عبد الحکیم گجراتی یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور مرکزیہ تبلیغ الاسلام میں ملازم ہوئے۔ اسی وقت سے ان کا یہ وطیرہ ہے۔ کہ جب کبھی ہماری طرف سے جلسہ ہو۔ تو وہ دوران تقریر میں ہی بولنا اور تمسخر بازی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور تقریر کے اثر کو زائل کرنے کی بے سود کوشش کرتے ہیں۔ اس پر جب انہیں تنبیہ کی گئی۔ تو انہوں نے ایک نیا روپ بدلا۔ اور ظاہر کیا۔ کہ میں جمیعۃ تبلیغ اسلام کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اپنے طور پر حصہ لیتا ہوں۔ چنانچہ اسی دوران میں مولوی محمد حسین صاحب اس حلقہ کے مبلغ مقرر ہو کر تشریف لے آئے۔ اور انہوں نے شہر انبالہ میں آتے ہی تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تقریروں کے اثر کو دیکھ کر اول تو شیخ صاحب نے خود ہی شروع شروع میں سوالات کئے گر مولوی صاحب کے دندان شکن جواب پا کر حواس باختہ ہو گئے۔ اور اسی حالت میں شیخ صاحب نے مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔ جو فوراً قبول کر لیا گیا۔ اور اس مناظرہ میں جو ہزیمت غیر احمدیوں کو نصیب ہوئی۔ اس کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ شیخ صاحب نے مناظرہ سے پہلے کہا تھا۔ کہ فی الحال ایک مضمون وفات مسیح پر مناظرہ کر لو۔ باقی دو مضامین یعنے امکان نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود پر بعد میں مناظرہ کریں گے۔ لیکن آج کہ دو سال کا عرصہ مناظرہ مذکورہ پر گزر چکا ہے۔ شیخ صاحب کو ان مضامین پر مناظرہ کی جرأت نہیں ہوئی۔ ان حالات میں زمیندار کے نامہ نگار کا یہ تحریر کرنا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب مناظرہ کے بعد ایک سال تک انبالہ نہیں آئے" بے حد مغالطہ دہی اور کذب بیانی ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے مناظرہ کے دوسرے دن ہی منادی کے بعد شہر میں تقریر فرمائی تھی۔ مگر کوئی غیر احمدی سامنے نہ آیا۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولوی صاحب کے دلائل اور پرزور تقریروں کا غیر احمدیوں پر اس قدر رعب ہے۔ کہ جب مولوی صاحب کی تقریر کی شہر میں منادی کرائی جاتی ہے۔ تو غیر احمدیوں کے دل دہل جاتے ہیں۔ اور وہ تقریر میں روک ڈالنے کے لئے فتنہ انگیز طریقوں سے کام لیتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کے احباب ہمیشہ پرامن رہتے ہیں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ جو ۶ر نومبر ۳۲ء کو مسلم ہال انبالہ شہر میں زیر اہتمام انجمن احمدیہ منعقد ہوا۔ اسمیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اہل علم اور فہیم لوگ شامل ہوئے۔ اور ایک شیعہ صاحب اور لالہ تاراچند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ انبالہ اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ اور مولوی غلام حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ جو دلچسپی سے سنی گئیں۔ مجھے اس مضمون نگار پر تعجب ہے کہ کس طرح سے اس نے تحریر کر دیا۔ کہ جلسہ میں صرف آٹھ مسلمان تماشبین شامل ہوئے۔ اگر اس جلسہ میں شامل ہونے والے مسلمان تماشبین ہی تھے۔ تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انہی تماش بینوں میں اس کا ممدوح شیخ عبد الحکیم گجراتی بھی تھا۔ پھر اس کا یہ تحریر کرنا کہ ان کے حال پر جلسہ گاہ کے تمام در و دیوار ماتم کر رہے تھے۔ اس کی اسلام دشمنی کا پورا ثبوت ہے۔ کیا اس کو اپنی وہ حالت بھول گئی۔ جب ان کو میلاد النبی کے موقعہ پر کوئی تقریر کرنے والا نہ ملتا تھا۔ اور حاضری اس قدر کم تھی۔ کہ رات کے اجلاس کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی کہنا پڑا۔ کہ رات کو شیرینی تقسیم ہو گی۔ تا اس طریقہ سے ہی لوگ آ جائیں۔ بہرحال ہمارے جلسہ کی حاضری ان کے جلسہ کی حاضری سے بہت زیادہ تھی۔ زمیندار کے نامہ نگار میں اگر کچھ شرافت باقی ہے۔ تو اسے اپنی غلط بیانیوں پر نادم ہونا چاہیئے۔

خاکسار عبد الغنی نائب مہتمم تبلیغ۔ انبالہ شہر

جمعدار محمد عالم صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

"الفضل" مورخہ ۲۲ر نومبر میں اخویم جمعدار محمد عالم صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر شایع ہوئی ہے۔ چونکہ کمترین کو بغداد (عراق) میں ان کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس لئے ان کے مختصر حالات زندگی جو مجھے ذاتی واقفیت کی بنا پر حاصل ہوئے ہیں۔ ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔

مرحوم سیالکوٹ چھاؤنی کے رہنے والے تھے۔ اور بہت نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ شروع میں بطور سپاہی کے رسالہ میں بھرتی ہوئے۔ وہاں سے فوجی وظیفہ دیکر ان کو ویٹرنری کالج میں بھیجا گیا۔ مرحوم چندہ دینے میں اس وقت سے ہی باقاعدہ تھے۔ کہ جو وظیفہ ان کو ملتا تھا۔ اس پر باشرح چندہ ادا کرتے۔ وہ بغداد میں مقیم تھے۔ جب ان کو جمعداری کا عہدہ ملا۔

مرحوم اس قدر خشوع کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے کہ میں ہمیشہ ان پر رشک کیا کرتا۔ ان کو آئندہ کے واقعات کے متعلق اکثر سچے خواب آیا کرتے تھے۔ جن کا میں خود شاہد ہوں۔

ایسے نیک خوش اخلاق اور مخلص احمدی کی وفات پر ہر ایک دوست کو رنج ہوگا مگر چونکہ مجھے کافی عرصہ ان کے ساتھ رہنے کا اور ان کی خوبیاں مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس لئے ان کی وفات کی خبر نے سخت رنجیدہ کیا ہے۔ دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آپ لین دین کے معاملات میں اس قدر محتاط تھے۔ کہ بغداد سے روانگی کے موقع پر انہوں نے مجھ سے مبلغ ۔۔۔ روپے بطور قرض لئے تھے۔ جس کو ہندوستان پہنچ کر کچھ عرصہ کے بعد مرحوم نے ادا کرنے کی کوشش کی مگر میرا پتہ ان کو معلوم نہ ہو سکا۔ مگر وہ ہمیشہ اس رقم کی ادائیگی کے لئے بیتاب رہے آخر کسی طرح ان کو میرا پتہ معلوم ہوا۔ اور تین چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ وہ رقم انہوں نے بذریعہ منی آرڈر کمترین کو روانہ کر کے اس قرضہ سے فراغت حاصل کر لی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جنت میں بلند درجہ عطا فرمائے۔

خاکسار احمد گل امپریل الیکٹرک سٹورز۔ پشاور شہر

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں۔ کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکالیف سے بچا دیگی

ایک چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں پڑی رہتی ہے۔ مگر ایک شیشی بڑے میڈیسن کیس اور ایکاڈٹ دونوں کے برابر کام دیتی ہے۔ اس کے لگانے سے ہر قسم کی چوٹ (خون جاری ہو گیا ہو یا نہ) ہر قسم کے ڈنگ۔ نیز جلدی امراض پھنسی۔ پھوڑا۔ خارش۔ داد۔ چنبل وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور ملنے سے ہر قسم کی درد موقوف ہو جاتی ہے۔ سوجن جاتی رہتی ہے۔

اندرونی درد اور بہت سی امراض کو فوراً شفا دیتی ہے جس مرض میں دیدو اول تو مرض کو دور کریگی یا روک دیگی۔ لاکھوں آدمی اسکو استعمال کر کے تعریف کر چکے ہیں۔ امرت دھارا کو غیر مفید لکھنے کی جرأت آج تک کسی کو نہیں ہوئی۔ جھوٹی نقلیں ضرور کرتے ہیں جو کہ اسکی خوبی کا ثبوت ہے۔ آزمائشوں کا زمانہ گذر چکا۔ اب یہ مانی ہوئی بات ہے کہ امرت دھارا ہر شخص کے پاس رہنی چاہیئے۔ کہیں جاؤ اسکو ساتھ لے کر جاؤ۔ کسی وقت یہ شیشی ہزاروں کا کام دیگی۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف ۸ ر

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کیساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھدیں۔ بالفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوا دیں۔ کارخانہ کی دیگر چیزوں اور ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان بھی جسکو ضرورت ہو مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں!

ہر شہر میں ملتی ہے یا اس پتہ سے منگوالیں۔ "امرت دھارا ۹۳" لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات

تازہ بتازہ سٹاک اور ارزاں ترین نرخ

ہماری ترقی کا راز صرف خالص ادویات اور معاملات کی عمدگی ہے۔ آپ بھی ہمیں ایک دفعہ آرڈر دیکر ہمیشہ کے لئے خریدار بن جائینگے۔ آج ہی فہرست ادویات اور ہومیوپیتھک مضامین سے بھرپور ماہوار رسالہ ہومیوپیتھک میگزین مفت طلب فرمائیں۔ نمبر

مینجر ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہاسپٹل ۹ فیمنگ روڈ لاہور

مبلغ بنانے والی اسم بامسمےٰ کتاب "رہنمائے تبلیغ"

انسپکٹر تبلیغ علاقہ لائل پور شرقی اپنے تبلیغی پروگرام میں کامیابی اور تجربہ کے بعد لکھتے ہیں۔ میری رائے میں یہ کتاب واقعی اسم بامسمےٰ ثابت ہوئی ہے میں اپنے حلقہ احباب میں اس کتاب کی اشاعت نہایت ضروری خیال کی ہے اپنے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ اس خزانہ براہین کے مطالعہ سے معمولی پڑھا لکھا احمدی بآسانی مبلغ بن سکتا ہے کیونکہ اس میں جملہ لٹریچر احمدیہ کے دلائل و مسائل کا لب لباب اور ذخیرہ موجود ہے ہفتہ وار یا ماہواری تبلیغی جلسوں میں ہر ایک پڑھا لکھا احمدی اپنا مفوضہ مضمون بآسانی تیار کر کے کامیابی سے بیان کر سکتا ہے کیونکہ اس مضمون آموز کتاب میں ہر ایک مسئلہ کے مکمل مضمون مرقوم موجود ہیں مضمون تیار کرنے میں بیسوں کتابوں کی ورق گردانی اور سینکڑوں صفحات کے مطالعہ اور دیدہ ریزی کی زحمت سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ ہر وقت ہر ایک موضوع پر بنا بنایا مضمون بیان کر کے سامعین کو مسحور و محظوظ کیا جا سکتا ہے۔ اور اپنے تبلیغی جلسوں کو کامیاب بنایا جا سکتا ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ نائب مہتمم صاحبان وانسپکٹر و سیکرٹری صاحبان تبلیغ اس کتاب سے استفادہ حاصل کر کے اپنے اپنے حلقہ تبلیغ میں کافی تعداد میں مبلغ اور لیکچرار تیار کر کے اپنے تبلیغی پروگرام کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔ جماعت کے ایک نام کے احمدی کو یہ کتاب دی اس کے حالات میں حیرت انگیز تبدیلی ہوئی سب لغویات کو چھوڑ کر دوبارہ سلسلہ میں داخل ہو گیا اور احمدیت کا عاشق اور پرجوش مبلغ بن گیا۔ قلعہ تخو سنگھ میں دو احمدی کمزور اور رجا بہ ختنہ حالت میں پڑے تھے میں نے ان کو یہ کتاب بھجوائی اس کے مطالعہ کے بعد وہ خدا کا شکر بجا لائے اور کہنے لگے کہ خدا نے غیب سے ہماری مدد اور دستگیری فرمائی ورنہ ہم نہایت مشکلات میں تھے۔ آج ہم ایک مسلح سپاہی کی طرح تبلیغی میدان میں کام کرنے کی اپنے اندر جرأت رکھتے ہیں۔ میرا ایک دوست مولوی فاضل مدرسہ پیغامی گروہ میں گرا ہوا دم توڑ رہا تھا۔ اس نے یہ کتاب مطالعہ کر کے مجھ سے خریدی اور کہا کہ میں نے مولوی محمد علی وغیرہ کی کتابیں پڑھی ہیں اور یہ کتاب بھی پڑھی ہے میری رائے میں یہ نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے اور پیغامی دجل و خرافات کے پاش پاش کرنے میں ایک لاثانی حربہ ہے کثرت سے پیغامی احباب تک پہنچائی جائے مسئلہ نبوت کو سابقہ نبوتوں کے مقابل میں رکھ کر حل کر کے اس کو نہایت عام فہم بنا دیا گیا ہے۔ میں نے ایک غیر احمدی کو یہ کتاب دی اس نے باوجود گاؤں والوں کی شدید مخالفت کے صداقت مسیح موعود اور وفات مسیح کا اعتراف کر لیا۔ پس میں بحیثیت انسپکٹر تبلیغ اپنے تجربہ کی بناء پر احمدی احباب کی خدمت میں پرزور استدعا کرونگا کہ آپ بھی میری طرح یہ مفید کتاب کافی تعداد میں منگوائیں خود پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں رشتہ داروں کو پڑھنے کے لئے دیں اور خوشگوار نتائج ملاحظہ فرمائیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت نہایت معمولی ہے۔ بذریعہ وی پی ۱۲ بذریعہ منی آرڈر ۱۰ علاوہ محصولڈاک مجلد کی ۴ زائد ہوگی۔ ملنے کا پتہ:۔ سید طفیل محمد شاہ پریزیڈنٹ انجمن کھیوہ سالاروالہ ڈاکخانہ چک ۲۱۲ اپھاٹنگ ضلع لائل پور پنجاب

گولڈ وٹین واقعی مفید

گولیاں میں میں نے خود استعمال کی ہیں۔ بے خطا۔ اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں۔ ایک شیشی اور بھیدیں حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل آپ کی گولڈ وٹین گولیوں کو میں نے خود استعمال کر کے دیکھا، بہت مفید پایا۔ ایک اور شیشی بھیجدیں فضل محمد خاں از راولپنڈی احباب کرام آپ بھی استعمال کر کے تجربہ کریں۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ معہ محصولڈاک

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این۔ دی ڈھلن صاحب۔ اے۔ آر سیمین

آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے تمام ۵ر۔ احمدی دوستوں کو دسمبر تک مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر:۔

ایم نواب الدین مینجر محبوب اولاد نرینہ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈاکٹر محمد عالم صاحب کو خرابی صحت کی بناء پر ۲۵ نومبر گورنمنٹ نے غیر مشروط طور پر رہا کر دیا۔ اور اس امر کا یقین دلایا کہ اگر ڈاکٹر صاحب لاہور میو ہسپتال میں ٹھہر کر اپنا علاج کرانا چاہتے ہوں۔ تو گورنمنٹ تمام اخراجات خود برداشت کرنیکے لئے تیار ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بردوان نے ان لوگوں کو جن کے پاس ریوالور اور پستول ہیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ریوالور اور پستول فوراً گورنمنٹ کے حوالے کر دیں۔

شیخ عبد المجید صاحب صدر خلافت نے اعلان کیا ہے کہ لکھنؤ میں منعقد ہونے والی آل پارٹیز مسلم کانفرنس دسمبر کے دوسرے ہفتہ تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ہال پر ۲۵ نومبر کو چار کانگرسی والنٹیروں نے پکٹنگ کیا۔ کانگرسی جھنڈا لہرایا اور نعرے بلند کئے۔ پولیس نے انہیں فوراً گرفتار کر لیا۔

مسٹر ڈوگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میدنا پور کے قاتل پرودت کمار بھٹا چاریہ کو پھانسی کی سزا دی گئی تھی۔ اس کی والدہ نے گورنر بنگال سے رحم کی درخواست کی تھی جو نامنظور کر دی گئی۔

بنگال کونسل نے اپنے ۲۵ نومبر کے اجلاس میں ۴۴ کے مقابلہ میں ۸۱ ووٹوں کی مخالفت سے یہ ریزولیوشن کہ آئندہ کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت بنگال میں لیجسلیچر کے دو ایوان ہوں نامنظور کر دیا

کونسل آف سٹیٹ کے موجودہ پریذیڈنٹ سر ہنری مانکریف سمتھ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ موجودہ سیشن کے اختتام پر ریٹائر ہو جائینگے۔ آپ کے جانشین کے متعلق بعد میں اعلان ہوگا

اسمبلی نے معاہدات اوٹاوہ پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کی اکثریت معاہدہ کے حق میں ہے۔ اقلیت رپورٹ کے ساتھ اپنے اختلافی نوٹ شائع کرے گی۔

اولڈ سنٹرل جیل ملتان میں ۲۳ نومبر چند قیدیوں نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل پر حملہ کر دیا۔ فی الفور خطرہ کا الارم کر کے امداد کے لئے کمک بلوائی گئی اور حالات پر قابو پا لیا گیا۔

بمبئی میں ۲۴ نومبر کو فورتھ اور سیکنڈ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالتوں میں کانگرسی والنٹیروں نے اشتہارات تقسیم کئے جن کا عنوان تھا "مجسٹریٹو خبردار" اشتہاروں میں مجسٹریٹوں سے مستعفی ہونے کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ دونوں عدالتوں میں دو دو والنٹیر گرفتار کئے گئے۔

ترچناپلی میں سناتنیوں کی ایک میٹنگ نے گوروایور مندر کے معاملہ میں مندر کے پجاری کی حمایت کرنے اور اچھوت اداؤ لیگ کی سرگرمیوں کے خلاف جوابی ستیہ گرہ کرنے کے لئے تین آدمیوں کو بطور والنٹیر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بنگال پولیس کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت ۱۹۳۱ء سے ظاہر ہے کہ اس سال دہشت انگیز طریقوں اور سول نافرمانی کے ذریعہ کانگرس نے بروئے قانون قائم شدہ گورنمنٹ کے خلاف نفرت پیدا کی۔ قانون شکنی کی حوصلہ افزائی کی اور پولیس کی توجہ انہی باتوں میں لگی رہی۔ آخر میں اقتصادی بدحالی اور اوسط طبقہ میں بڑھی ہوئی بیکاری نے لوگوں کو جرائم کی طرف متوجہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر جرائم میں بہت اضافہ ہوا۔

نئی دہلی سے ۲۱ نومبر کی اطلاع ہے کہ ستمبر کے آخر تک آرڈی ننسوں کے ماتحت تمام ہندوستان میں ۱۱۶۶۹۳ اشخاص کو سزا دی گئی ہے۔

منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے متعلق تازہ ترین اطلاع ہے کہ دسمبر کے وسط تک لاہور کو بجلی سپلائی ہونا شروع ہو جائیگی یکم اکتوبر سے جبکہ پہلا ٹسٹ کیا گیا تمام ٹسٹ کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ کام نہایت تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں پنجاب میں اب بجلی کا خرچ بہت سستا ہو جائیگا۔ خیال ہے کہ بیس دن کے اندر اندر جوگیندر نگر اور لاہور کے درمیانی مقامات کو بجلی مہیا ہونی شروع ہو جائیگی۔

الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں پر مولانا شفیع داؤدی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مسلمانوں نے ان تجاویز کو منظور کر لیا تو اسلامی مفاد کو سخت نقصان پہنچیگا۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے بھی الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں پر نکتہ چینی کی ہے اور اس بات پر اظہار ناراضگی کیا ہے کہ کیوں لندن ایسا تار روانہ کیا گیا۔ کہ ہمارے درمیان اطمینان بخش فرقہ وار تصفیہ ہو چکا ہے۔

رومن کیتھولک کی ۲ جماعتوں کے درمیان ۲۳ نومبر مدراس میں تصادم ہو گیا۔ فساد کی بناء گرجا کے انتخابات کو قرار دیا جاتا ہے آخر پولیس کو گولی چلانی پڑی جس سے کئی آدمی زخمی ہو گئے۔

شمالی منچوریا میں چین اور جاپان کے درمیان جنگ ہو رہی ہے ۳۵ ہزار چینی رضاکار اتنی ہی بڑی جاپانی تعداد کے مقابل نبرد آزما ہیں۔

پریذیڈنٹ ہوور نے التوائے قرضہ جنگ کی مدت میں توسیع کی سفارش کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

گاندھی جی کی برت کی دھمکی کا چونیاں میں یہ اثر ہوا ہے کہ براہمنوں نے بالمیکیوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ بازار سے پردہ پوش...

جامعہ احمدیہ قادیان
کا
تبلیغی وفد جالندھر میں
مقامی جماعت کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

جالندھر ۲۶ نومبر۔ مولوی ارجمند خان صاحب بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔ کہ جامعہ احمدیہ قادیان کی ٹورنگ پارٹی کا جالندھر شہر ریلوے سٹیشن پر جماعت احمدیہ نے بالعموم اور خانصاحب چوہدری نعمت خاں صاحب سینئر سب جج۔ چوہدری عبدالحی خانصاحب پوسٹ ماسٹر۔ خانصاحب برکت علی صاحب۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ بابو فضل الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری نے بالخصوص پرتپاک خیر مقدم کیا۔ پارٹی کی سبز پگڑیاں خاص طور پر پبلک کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھیں لوکل انجمن نے پوری سرگرمی سے کام کیا۔ اور تمام انتظامات کئے۔ اور اسلامی اخوت کی سپرٹ کا پارٹی پر گہرا اثر ہوا۔ پارٹی کی فٹ بال ٹیم نے پولیس کی ٹیم کو تین گول سے شکست دی۔ پولیس ٹیم کوئی گول نہ کر سکی۔ شام کے وقت جالندھر چھاؤنی میں اسلام کے موضوع پر ایک لیکچر دیا گیا۔

گاندھی جی نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ گوروایور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ کا سوال عوام کی رائے سے طے کیا جائے۔ اگر پبلک کی رائے داخلہ کے خلاف ہوئی تو گاندھی جی برت نہیں رکھیں گے۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا نوکیشن کے لئے ایک شاندار پنڈال بنایا گیا تھا۔ جس میں سر میلکم ہیلی گورنر یو۔پی نے صدارت کے فرائض سر انجام دینے تھے۔ ۲۶ نومبر اس پنڈال کو آگ لگ گئی جس سے بہت سا نقصان ہو گیا۔

ریاست الور میں برف دہ ہو گیا ہے۔ اور افسروں کے گولی چلانے سے حالات نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔

مہتمم جنگلات رنگون کے قتل کے سلسلہ میں پولیس قاتلوں کی...

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی